السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا امام الحسن بن علی البربہاری کی "شرح السنة" نامی کوئی کتاب ہے؟ (محمد خلیل چوہان، جلال بلگن، گوجرانوالہ

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ امام ابو محمد الحسن بن علی بن خلف البربہاری (متوفی 329ھ) حنابلہ کے بڑے اماموں میں سے تھے، حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(شیخ الحنابلة القدوة الإمام ..... الفقه کان قوالاً بالحق داعیاً إلی الأثر، لایخاف فی اللہ لومة لائم" (سیر اعلام النبلاء: 15/90"

لیکن "شرح السنہ" کے نام سے جو کتاب مطبوع ہے وہ امام بربہاری سے ثابت نہیں ہے، یہ کتاب جس قلمی نسخے سے شائع کی گئی ہے اس کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے:

"کتاب شرح السنة عن أبی عبداللہ أحمد بن محمد بن غالب الباہلی غلام خلیل رحمہ اللہ، روایة أبی بکر أحمد بن کامل بن خلف بن شجرة القاضی"

مخطوطے کے صفحہ اُولیٰ پر اس کتاب کی سند درج ذیل ہے:

"أخبرنا الشیخ الإمام الثقة أبو الحسن عبدالحق بن عبدالخالق، قیل له: أخبرکم أبو طالب عبدالقادر بن محمد بن عبدالقادر بن محمد بن یوسف بالمسجد الجامع وہو یسمع، قیل له: أخبرکم الشیخ أبو إسحاق إبراہیم ابن عمر بن أحمد المکی فیما أذن لکم فی روایته عنه وأجازہ لکم، فاعرف بذلک وقال: نعم، قال: أنبأ أبو الحسن محمد بن العباس بن أحمد ابن الفرات رحمہ اللہ فی کتابه ومن کتابه قري، قال: أخبرنا أبو بکر أحمد ابن کامل بن خلف بن شجرة القاضی قرأة علیه قال: دفع إلی أبو عبداللہ أحمد ابن محمد بن غالب الباہلی ہذا الکتاب وقال لی: اروعنی ہذا الکتاب من أوله إلی آخرہ، قال أبو عبداللہ أحمد بن محمد بن غالب الباہلی" الخ

کتاب کے آخری صفحے پر لکھا ہوا ہے:

"قال أبو عبداللہ غلام خلیل" الخ

معلوم ہوا کہ یہ کتاب خلیل کی ہے جسے قاضی احمد بن کامل نے اس سے روایت کیا ہے۔

اب اس کتاب کے بنیادی راویوں کا تعارف درج کیا جاتا ہے تاکہ حقیقت حال واضح اور شبہات کا ازالہ ہوسکے:

## غلام خلیل کا تعارف:۔

(امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "متروک" (کتاب الضعفاء والمتروکین للدارقطنی: 58

ابن عدی نے کہا:

(أحادیثه مناکیر، لا تحصی کثرة وہو بین الأمر بالضعف" (الکامل 1/199"

( اسماعیل بن اسحاق القاضی نے غلام خلیل کو کہا: "قلیلاً قلیلاً، بکذب" (المجروحین لابن حبان 1/151 وسندہ حسن

( حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ""معروف بالوضع" یعنی یہ شخص وضع حدیث کے ساتھ معروف ہے۔ (دیوان الضعفاء: 92

شیخ خالد بن قاسم الردادی حنبلی سلفیوں میں بہترین اخلاق کے حامل عالم ہیں، سلفی شیوخ ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں، ان سے میری ملاقات مدینہ طیبہ میں اُن کے گھر میں ہوئی تھی۔ شیخ خالد حفظہ اللہ غلام خلیل کے بارے میں لکھتے ہیں:

"إن علام خلیل ہذا: کذاب وضاع"

(بے شک یہ غلام خلیل کذاب وضاع ہے"(مقدمہ شرح السنہ ص42"

(شیخ خالد کے شبہات کا جواب آگے آرہا ہے۔ ان شاء اللہ)

قاضی احمد بن کامل کا تعارف: قاضی صاحب کی واضح توثیق کسی محدث سے ثابت نہیں ہے جبکہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کان متساہلاً، وبما حدث من حفظہ مالیس عندہ فی کتابہ وأہلکہ العجب"

(وہ متساہل تھا بعض اوقات اپنے حافظے سے ایسی حدیث بیان کر دیتا جو کہ اس کی کتاب میں نہیں ہوئی تھی، اسے تکبر نے ہلاک کر دیا۔ (سوالات السہمی: 176"

**تنبیہ:۔**

بعد میں قاضی احمد بن کامل کی توثیق مل گئی لہذا قول راجح میں وہ جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے صدوق حسن الحدیث راوی ہیں۔ دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضرو: 55ص30۔

قاضی احمد کی توثیق ثابت ہونے کے باوجود"شرح السنۃ للبربہاری"غیر ثابت ہی ہے کیونکہ غلام خلیل بذات خود کذاب ہے لہذا امام بربہاری اس کتاب سے بری ہیں۔

شیخ خالد ردادی کے شبہات کا ازالہ:۔

شیخ خالد ردادی مدنی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ "شرح السنہ للبربہاری" کے مخطوطے میں تحریف وتبدیلی ہوگئی ہے۔

۔ مخطوطے میں "عن القرن الثالث إلی القرن الرابع"(112) ہے جس سے ردادی صاحب تاریخی قرن(صدی) یعنی 301ھ سے 399ھ مراد لے رہے ہیں حالانکہ اس سے وہ قرن مراد ہے جن کا ذکر حدیث "خیر1 الناس قرنی" میں آیا ہے۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"الصحیحُ أنَّ قرنَہُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: الصحابۃُ، والثانی: التابِعُون، والثالثُ: تابِعُوہُم"

(اور صحیح یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرن صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین ہے پھر تابعین رحمۃ اللہ علیہ ہے اور پھر تبع تابعین۔ (شرح النووی لصحیح مسلم: 16/85ح2533"

(آخری صحابی ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ 110ھ۔ میں فوت ہوئے۔ (التقریب: 3111

(آخری تابعی۔ 170ھ۔ میں فوت ہوئے اور آخری تبع تابعین 220ھ میں فوت ہوئے۔ (فتح الباری 7/6ح3650

اس حساب سے چوتھا قرن 220ھ سے لے کر 270ھ یا 280ھ تک ہے، غلام خلیل 275ھ میں مرا تھا لہذا بشرط صحت اس کا یہ کہنا کہ:

إلی القرن الرابع" بالکل صحیح ہے کیونکہ قرن رابع اس نے پوری طرح پایا ہے! اور اس سے 301ھ سے 399ھ تک مراد لینا غلط ہے۔ "

۔ احمد بن کامل القاضی، غلام خلیل کے مشہور شاگردوں میں سے ہے، خطیب بغدادی لکھتے ہیں2:

"روی عنہ... وأحمد بن کامل القاضی"

(یعنی غلام خلیل سے احمد بن کامل القاضی نے روایت بیان کی ہے۔ (تاریخ بغداد5/78

احمد بن کامل ہی نے بتایا ہے کہ غلام خلیل۔ 275ھ۔ میں فوت ہوا تھا، (تاریخ بغداد5/80) حافظ ذہبی نے کہا:

(غلام خلیل... وعنہ ابن کامل"(میزان الاعتدال 1/141"

امام حاکم النیسابوری نے غلام خلیل کے ذکر میں کہا ہے:

(روی عن جماعۃ من الثقات أحادیث موضوعہ علی ماذکرہ لنا القاضی أبو بکر أحمد بن کامل بن خلف من زہدہ وورعہ ونعوذ باللہ من زہد یقیم صاحبہ ذلک المقام"(المدخل: ص121 ت18"

بربہاری کے شاگردوں میں احمد بن کامل اور احمد بن کامل کے شاگردوں میں بربہاری کا نام مجھے نہیں ملا۔

۔ بربہاری کی طرف منسوب یہ کتاب صرف غلام خلیل اور قاضی احمد بن کامل کی سند سے ہی معلوم ومعروف ہے، لہذا یہ ساری کتاب مشکوک ہے۔3

۔ جن لوگوں نے بربہاری کے حالات لکھے ہیں اور کتاب "شرح السنہ" ان کی طرف منسوب کی ہے ان میں سے کسی نے بھی بربہاری کو نہیں دیکھا، بے سند اقوال کی علمی میدان میں کوئی حجت نہیں ہوتی، مثلاً قاضی ابو الحسین4 محمد بن ابی یعلیٰ (پیدائش! 451ھ وفات 526ھ) نے بغیر کسی سند کے حسن بن علی بن خلف البربہاری (متوفی 329ھ) سے نقل کیا کہ انھوں نے شرح السنہ میں یہ لکھا ہے اور یہ لکھا ہے۔ الخ(طبقات الحنابلہ 2/18۔46)

5۔ اگر بطور تنزل یہ تسلیم کرلیا جائے کہ یہ کتاب غلام خلیل کی نہیں بلکہ بربہاری کی ہی ہے، حالانکہ یہ محال اور باطل ہے تو بھی غلام خلیل کے کذاب اور وضاع ہونے کی وجہ سے شرح السنہ کا یہ نسخہ مردود اور غیر ثابت ہی ہے۔

6۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ امام ذہبی، ابن عبدالھادی، ابن مفلح الحنبلی اور متاخرین نے بغیر کسی صحیح سند سے بربہاری کے جو اقوال نقل کیے ہیں ممکن ہے ان سب کا ماخذ ابن ابی یعلیٰ کی طبقات الحنابلہ ہو، اور اگر نہ بھی ہو تو ان کا ماخذ نا معلوم ہے لہذا ان نقول سے یہ بالکل ثابت نہیں ہوتا کہ شرح السنہ کا (غلام خلیل والا) نسخہ بربہاری کا ہی لکھا ہوا ہے۔

خلاصہ یہ کہ مطبوعہ شدہ اور طبقات الحنابلہ والی: شرح السنہ ایک مشکوک کتاب ہے جسے امام بربہاری کی طرف منسوب کردیا گیا ہے، حالانکہ امام بربہاری سے یہ کتاب ثابت نہیں ہے، جس شخص کو میری اس تحقیق سے اختلاف ہے اس پر لازم ہے کہ وہ شرح السنہ کا اصلی نسخہ پیش کرکے اس کی سندہ کا صحیح ہونا ثابت کرے۔ "اِذلیس فلیس، وما علینا اِلا البلاغ" (الحدیث: 2)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاوی علمیہ

### جلد1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ149

### محدث فتویٰ